مال میں دھوکہ دہی: مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعات کا فقہ اسلامی کے ساتھ تقابلی جائزہ

Of Cheating in Property: A Comparative Review of Pakistan Penal Code's Sections with Islamic Jurisprudence

مقالہ نگار: **حافظ شاہ بخت روان**

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان
hafizshahbakhtrawan@gmail.com

معاون مقالہ نگار: **ڈاکٹر حافظ صالح الدین**

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان
salihuddin@awkum.edu.pk

ABSTRACT

Law plays an important role in the establishment of any peaceful society. The world at large needs to have some sort of constitution. Islam, being proactive, devised important rules about 1440 years back for the safety of Dīn, Life, Wealth, Wisdom and Generation. In Sharia they are called "Usūl-e-Khamsa" (five rules). Since the entire building of the Sharia stands on these five rules. As mentioned earlier, the safety of Wealth is one of the basics of Dīn. Therefore, Islam introduced the system of Had-e-Sariqa (Punishment for Theft) as well as Highlight its introduction and categorized Theft and Islamic Jurisprudence determined its different types according to the nature and circumstances and stated suitable punishments for them. Cheating in Property is also a kind of theft and wealth cannot become safe if a person give cheating in it. Pakistani Laws especially Pakistan Penal Code has gathered all these rules and has given them the shape of a law. However, the alignment of these laws with the Islamic fiqh is always a big question and it is feared that they miss the Islamic teachings regarding these issues. Therefore, this intellectual enquiry is all about the detailed comparative study of these sections of Pakistan Penal Code regarding to the Cheating in Property with all the four basic Islamic schools of thought. The intention is to make it clear that to what extent each section is in accordance or in conflict with which school of thought.

Key words: Cheating, Property, Pakistan Penal Code, Islamic Fiqh.

تعارف:

پاکستان کے وضعی قوانین میں سے ایک قانون" مجموعہ تعزیرات پاکستان"[The Pakistan Penal Code] ہے جو پاکستان میں ہونے والے جرائم کی سزاؤں کا ایک ضابطہ قانون ہے۔ جسے لارڈ میکالے [1] نے چند ماہرین قانون کی مدد سے "تعزیرات ہند" کے نام سے ہندوستان کے لیے تیار کیا تھا جسے 6 اکتوبر 1860ء میں Act No. XLV کے مطابق قانونی حیثیت دے دی گئی [2]۔ 1947ء میں پاکستان کی آزادی کے بعد وہی مجموعہ قوانین پاکستان کو ورثے میں ملا لیکن چونکہ پاکستان ایک مستقل ملک بنا جس کے باعث اس کا نام "مجموعہ تعزیرات پاکستان" رکھا گیا [3]۔ گو کہ وقتاً فوقتاً اس کے کئی دفعات میں جزوی ترامیم کی گئیں تاہم بہ حیثیت مجموعی اس کے بارے میں یہ تنقید کی جاتی رہی ہے کہ یہ قوانین اسلام کے موافق نہیں ہیں۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں املاک سے متعلقہ جرائم کے سزاؤں کا مستقل ایک باب بعنوان OFFENCES AGAINST "PROPERTY" [4] مندرج ہے۔ جس میں مختلف عنوانات کے تحت املاک سے متعلق قانونی تعریفات، تشریحات، تمثیلات اور ان دفعات کے متعلق شرعی سزاؤں کا ذکر ہے۔ اِس باب میں ایک فصل "مال میں دھوکہ دہی" کا بھی مذکور ہے۔ جن میں مال میں دھوکہ دہی کا تعارف، ممکنہ صورتیں اور قانونی سزاؤں کا ذکر ہے۔ لیکن تاحال اِس فصل میں مذکورہ دفعات پر فقہ اسلامی (مذاہب اربعہ) کی روشنی میں ابھی تک بحث نہیں کیا گیا ہے۔ اِس مختصر مقالے میں اِن دفعات کا اُردو ترجمہ، توضیح اور فقہ اسلامی کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

اِس فصل میں درجہ ذیل چھ بڑے دفعات کا فقہ اسلامی کے تناظر میں جائزہ لیا جاتا ہے:

دھوکہ دہی (دغابازی) (*Of Cheating*)

415: Cheating:

‘‘Whoever, by deceiving any person, fraudulently or dishonestly induces the person so deceived to deliver any property to any person, or to consent that any person shall retain any property, or intentionally induces the person so deceived to do or omit to do anything which he would not do or omit if he were not so deceived, and which act or omission causes or is likely to cause damage or harm to that person 1 [or any other person] in body, mind, reputation or property, is said to "cheat"[5].’’

دفعہ: 415۔ دھوکہ دہی (دغابازی) کی تعریف

"جو کوئی شخص کسی کو دھوکہ دے کر دھوکہ کرنے والے شخص کو فریب یا بددیانتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کرے یا اِس پر رضامندی ظاہر کرے کہ کوئی شخص کوئی مال لے رکھے یا دھوکا کھانے والے شخص کو کسی ایسے کام کے کرنے یا ترک کرنے کی قصداً و ارادتاً کوشش کرے، جس کو وہ کرتا یا ترک نہ کرتا جب کہ اِس کو اِس طرح دھوکہ نہ دیا جاتا اور جو فعل یا ترک

اِس شخص کے جسم یا ذہن یا نیک نامی یا مال کو مضرت یا نقصان پہنچائے یا اِس کے پہنچانے کا احتمال ہو تو کہا جائے گا کہ شخصِ مذکورہ نے "دھوکہ دہی یا دغا بازی" کیا[6]"۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی (دغا بازی) کی تعریف اور قانونی طور پر ان صورتوں کا بیان کیا گیا ہے جس پر دھوکہ دہی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر دفعہ مذکورہ میں ذکر شُدہ تعریف دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصّہ خاص حصّہ ہے جو تمام دفعہ پر محیط ہے اور "جو کوئی شخص کسی کو دھوکہ دے کر -----" کے الفاظ اِس پر دلالت کرتے ہیں۔ دوسرا حصّہ مزید دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جس کے پہلے حصّے میں "دھوکہ کرنے والے شخص کو فریب یا بد دیانتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کرے یا اِس پر رضامندی ظاہر کرے کہ کوئی شخص کوئی مال لے رکھے" کے الفاظ آتے ہیں جس کا جزو متبادل حصّہ "دھوکا کھانے والے شخص کو کسی ایسے کام کے کرنے یا ترک کرنے کی قصداً وارادتاً کوشش کرے، جس کو وہ نہ کرتا یا ترک نہ کرتا جب کہ اِس کو اِس طرح دھوکہ نہ دیا جاتا اور جو فعل یا ترک اِس شخص کے جسم یا ذہن یا نیک نامی یا مال کو مضرت یا نقصان پہنچائے یا اِس کے پہنچانے کا احتمال ہو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے جو اِس (پہلے حصے) کا دوسرا حصّہ نظر آتا ہے۔ اِس کے بعد تکمیلی الفاظ آتے ہیں جو کہ "کہ شخصِ مذکورہ نے دھوکہ دہی یا دغا بازی کیا" کے الفاظ اِس پر دلالت کرتے ہیں۔ جب کہ دفعہ ھٰذا میں مذکور "جس کو وہ کرتا یا ترک نہ کرتا جب کہ اِس کو اِس طرح دھوکہ نہ دیا جاتا" کے الفاظ کسی بھی صورت میں پہلے حصّے پر اطلاق پذیر نہیں ہوتے۔ یہ دوسرے حصّے کا جُز ہیں۔ اِسی وجہ سے دفعہ ھٰذا اصل میں "دھوکہ دہی اور دغا بازی" کے اطلاقی صورتوں پر منطبق ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر دفعہ ھٰذا میں دھوکہ دہی یا دغا بازی کے درجہ ذیل صورتیں مترشح ہوتی ہے:

۱۔ چوری یا کوئی اور مال جس میں خیانت کی گئی ہو، کسی کے پاس یہ بتائے ہوئے کہ مالِ مذکورہ اِس نوعیت کی ہے، رکھنا۔

۲۔ کسی کو ایسے کام کرنے کی ترغیب دینا جس کے کرنے سے فاعل کو جسمانی، ذہنی یا اِس کے عزّت کو نقصان پہنچ سکتا ہو یا نقصان پہنچنے کا شبہ ہو اور اور ترغیب دینے والا اِس کو اِس غیب سے خبر دار نہ کرے۔

۳۔ کسی کو ایسے کام کے نہ کرنے کی ترغیب دینا جس کے نہ کرنے سے شخص مذکورہ کو جسمانی، ذہنی یا اِس کے عزّت کو نقصان پہنچ سکتا ہو یا نقصان پہنچنے کا شبہ ہو اور ترغیب دینے والا اِس کو اِس پہلو سے خبر دار نہ کرے۔

۴۔ مذکورہ بالا صورتوں کو بد دیانتی اور بدنیتی سے سرانجام دینا۔

دھوکہ دہی یا دغا بازی شریعت کی رُو سے

دھوکہ دہی اور دغا بازی کو عربی لغت میں "تَغْرِیْر" کہا جاتا ہے اور عام طور پر "غَرُوْر" کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا لغوی معنٰی ہے: "خطر، دھوکہ، نقصان و کمی[7]، کسی کا اپنے مال اور نفس کو ہلاکت کو پیش کرنا[8]۔" امام جُرجانیؒ[9] نے اِس کی تعریف کچھ یوں

کی ہے: ''وہ کام جو نتیجے اور اختتام کے اعتبار سے نامعلوم ہو کہ ہو جائے گا یا نہ[10]''۔ جب کہ امام راغب اصفہانیؒ کچھ یوں رقم طراز ہے: ''جاگنے کی حالت میں غفلت اور بے خبری، اِس کا اصل ''غِرٌّ'' سے ہے جو کسی شیٔ کے ظاہری اثر کو کہتے ہیں[11]''۔

قرآنِ کریم میں بھی یہ لفظ دھوکہ دہی، دغا بازی، نقص، غیب کے معنوں پر مستعمل ہے، جیسا کہ:

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيا إِلَّامَتاعُ الْغُرُورِ[12]﴾ ''دُنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے کچھ نہیں ہے''۔

﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ[13]﴾ ''کافروں کے شہروں میں ادلنا بدلنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے''۔

﴿وما يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوراً[14]﴾ ''اور شیطان کے وعدے سوائے دھوکے کے کچھ نہیں ہے''۔

﴿يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوراً[15]﴾ '' ایک دوسرے کو دھوکے کے لیے ملمع کاری کی باتیں کرتے ہیں''۔

﴿وَلا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ[16]﴾ '' اور تم کو اللہ کے بابت دھوکے میں نہ ڈالے''۔

﴿بَلْ إِنْ يَعِدُالظّٰلِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً إِلَّا غُرُوراً[17]﴾ ''بلکہ وہ ظالم ایک دوسرے کو سوائے دھوکے کے کچھ نہیں دیتے''

﴿مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ[18]﴾ '' کس چیز نے تم کو ربّ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہے؟''

اصطلاحی لحاظ سے ''غرر'' کی تعریف احناف کچھ یوں کرتے ہیں: ''وہ چیز جس کی علم اور پتہ کو کسی سے چھپایا جائے[19]''۔

مالکیہ کے نزدیک غرر کی تعریف یہ ہے: ''کسی معاملے میں معتبر نقص کو متعلقہ شخص سے چُھپانا[20]''۔

شوافع کے نزدیک بھی ''کسی کو کسی غیب یا کسی معاملے میں متعلقہ امر سے جہالت میں رکھنا، غرر کہلاتا ہے[21]''۔

حنابلہ کے تصریحات سے بھی یہ واضح ہوتی ہے کہ ''کسی چیز کی صفت اور وصف کی علم کو چُھپا کر ظاہر نہ کرنا، غرر کہلاتا ہے[22]''۔

العرض! ''وہ لاعلمی جو انسان کی ذات سے باہر ہو، یعنی انسان کے بیرونی جہالت جو کسی چیز کے متعلق ہو اور بوقت وقوعِ عقد یا معاملہ متعلقہ شخص کو اُس سے لاعلم رکھا جائے، اُس کو دھوکہ دہی اور دغا بازی کہا جاتا ہے''۔

شرعی اعتبار سے دھوکہ دہی و دغا بازی حرام اور ممنوع عنہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ''بیع الغرر'' سے منع کیا گیا ہے: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ[23]۔ ''رسول اللہ ﷺ نے پتھر مار کر بیع کرنے اور دھوکے کے بیع سے منع فرمایا ہے''۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: ''وہ حدیث جس میں بیع غرر سے منع کیا گیا ہے، کتاب البیوع کے اصل، بنیاد اور قواعد میں سے ایک عظیم قاعدہ، بنیاد اور اصل ہے، جس پر لاتعداد مسائل کا انحصار ہے، اِسی وجہ سے جس بیع میں ظاہری دھوکہ دہی اور دغا بازی ہو اور اُس سے بچنا ممکن ہو اور جس کی انجام دہی کے لیے کوئی حاجتِ مدعیہ نہ ہو، تو وہ بیع باطل ہے[24]''۔

تجزیہ:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کے دفعہ مذکورہ بالا اصل میں دھوکہ دہی اور دغا بازی کے اطلاقی صورتوں پر صادق آتی ہے، جو معیوب مال

پاس رکھنے، یا ایسے امر کے کرنے یا ترک کرنے کی ترغیب دینا جس سے کسی کو جسمانی، ذہنی اور اِس کی عزّت کو نقصان پہنچتا ہو اور بد نیتی سے اُس کو اِس کے انجام سے خبر دار نہ کرے، دھوکہ دہی میں داخل ہے۔ ہر چہ شرعی لحاظ سے دھوکہ دہی یا دغا بازی کی تعریف اور وضاحت ہے، تو اُس کا دائرہ کار نہایت وسیع ہے اور مذکورہ صورتیں اِس کی چند صورتوں میں شامل ہیں۔

416: Cheating by personation:

"A person is said to "cheat by personation" if he cheats by pretending to be some other person, or by knowingly substituting one person for another, or representing that he or any other person is a person other than he or such other person really is[25]."

دفعہ 416: کوئی اور شخص بن کر دھوکہ (دغا) کرنا

"جو کوئی شخص یہ دعٰوی کرنے سے پہلے کہ وہ کوئی اور شخص ہے یا جان بوجھ کر ایک شخص کو کسی دوسرے شخص کا قائم مقام بنانے سے یا اپنے آپ کو یا کسی دوسرے شخص کو ایسا ظاہر کرنے سے جو وہ خود یا وہ دوسرا شخص حقیقتاً واقعتاً نہ ہو، دھوکہ دے تو کہا جائے گا کہ مذکورہ شخص نے دوسرا شخص بن کر دغا کیا[26]"۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی (دغا بازی) کی ایک خاص صورت کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور وہ خاص صورت یہ ہے کہ کوئی کسی کو یہ باور کرائے کہ میں فلاں شخص ہوں یا کسی دوسرے شخص کے بارے میں کسی کو یہ باور کرائے کہ یہ فلاں شخص ہے جب کہ حقیقتِ حال اِس کے برعکس ہو، یعنی قائل نے اپنے لیے یا دوسرے کے لیے جس شخصیت ہونے کا دعٰوی کیا ہے، یہ وہ شخص نہ ہو بلکہ شخصِ مذکورہ کوئی دوسرا شخص ہو۔ اِسی قسم کا دھوکہ دو طرح سے ہوتا ہے:

۱۔ عام صورت تو یہ ہے کہ کوئی شخص (زید) اپنے بارے یا کسی اور (عمرو) کے بارے میں یہ دعٰوی کرے کہ میں (زید) یا یہ فلاں شخص (عمرو) فلاں (بکر) ہوں یا ہے جب کہ حقیقت میں مدعی (زید) بذاتِ خود یا جس کے بارے میں دعٰوی کیا ہے (عمرو) وہ فلاں (بکر) شخص نہیں ہو۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص (زید) دوسرے شخص (بکر) کی رُوپ دھار، وضع قطع اپنا کر اُس کی شکل میں کسی کے سامنے آکر اُس کو یہ باور کرائے کہ میں فلاں شخص (بکر) ہوں۔

تلبیسِ شخصی کی شرعی حیثیت

دفعہ مذکورہ میں دغا بازی اور دھوکہ دہی کی جو صورت بیان کی گئی ہے، عربی میں اِس کو "تلبیسِ شخصی" کہا جاتا ہے۔ یعنی شخصیت کے لحاظ سے کسی کو دھوکہ دینا۔ "تلبیس" کا لفظ "لبس" کے مادے سے نکلا ہے جس کا لغوی معنٰی ہے: "کسی چیز کو چھپانا، ستر میں رکھنا، گڈمڈ کرنا[27]"۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَلا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْباطِلِ﴾[28] ''اور تم حق کو باطل سے مت چھپاؤ''۔

﴿لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْباطِلِ﴾[29] ''کیوں تم حق کو باطل سے چھپاتے ہو؟''

﴿وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ ما يَلْبِسُوْنَ﴾[30] ''اور چھپایا ہم نے اُس پر جو وہ چھپاتے تھے۔''

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾[31] ''جس نے ایمان لایا اور ایمان کو شرک سے نہ گڈمڈ کیا''۔

اِس مادے سے ''لباس'' کا لفظ بھی نکلا ہے جس کا اطلاق ہر اُس چیز پر ہوتا ہے، جو انسان کے بُرائیوں پر پردہ نشین ہو جائے یعنی جس سے انسان کے قبائح چُھپ جائیں[32]، جیسے کپڑے پہننے سے اُس کے جسم کے قبائح، ہتھیار پہننے سے دُشمنی اور بُزدلی کے قبائح، احرام پہننے سے جسمانی قبائح، کفن پہنانے سے مردے کے جسمانی قبائح، زیورات پہننے سے بدصورتی کے قبائح، جوتے پہننے سے پاؤں کے قبائح پر پردہ پوشی کیا سکتا ہے۔

آیت ﴿هُنَّ لِباسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِباسٌ لَهُنَّ﴾[33] ''تمہاری عورتیں تمہارے لیے لباس ہے اور تم اپنی عورتوں کے لیے لباس ہو''۔ میں بیوی اور شوہر کو ایک دوسرے کے لیے لباس اِس لیے قرار دیا گیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو فعل قبیح کے ارتکاب سے ستر بن جاتے ہیں[34]۔

العرض! حقیقت کو چُھپانا اور اِس کے برعکس جو چیز ہو اُس کو ظاہر کرنا، ''تلبیس'' کہلاتا ہے[35]۔

اصطلاحی لحاظ سے ''تلبیس'' کا معنیٰ لغوی معنیٰ سے خارج نہیں ہے[36]۔ یعنی اصل شخصیت کو چُھپا کر اِس کی جگہ دوسری شخصیت کا لبادہ پہن کر سامنے آنا یا اُس کی طرف اپنے آپ یا دوسرے کو منسوب کرنا۔

تجزیہ:

دفعہ مذکورہ بالا میں دھوکہ دہی اور دغابازی کی جو صورت بیان کی گئی ہے یہ تعریف ''تلبیسِ شخصی'' پر منطبق ہوتا ہے۔ کُتبِ فقہ میں یہی اصطلاح عام دھوکہ و دغابازی کے لیے استعمال ہوتا ہے، خواہ شخصیت کے اعتبار سے ہو یا فعل و قول کے اعتبار سے ہو۔

417: Punishment for cheating:

''Whoever cheats shall be punished with imprisonment of either description for a term, which may extend to one year, or with fine, or with both[37].''

دفعہ: 417۔ دھوکہ دہی (دغابازی) کی سزا

''جو کوئی شخص دھوکہ دہی اور دغابازی کرے اِس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، قید کی سزا جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی[38]''۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی (دغابازی) کی عام اور سادہ سزا بیان کی گئی ہے۔ یہ دفعہ اِسی

صورت میں عمل پذیر ہو گی، جب دغا اور دھوکے کے نتیجے میں مال کو ابھی تک ہتھیا نہیں لیا گیا ہو یا کوئی کفالت المال نہیں لیا گیا ہو۔ جب یہ صورت وقوع پذیر ہو جائے تو پھر دفعہ: 420 لاگو ہو گا۔

یہ بات واضح ہے کہ دھوکہ دہی اور دغابازی میں تعزیری سزا عمل پذیر ہو گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ فقہاء وعلماء کے نزدیک کیا دغابازی ان جرائم میں شامل ہے جن پر حکومت تعزیری سزا دے سکتا ہے:

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ''کہ وہ جرائم جن پر کوئی حد یا کفارہ مقرر نہیں، پھر کئی جرائم ذکر کیے ہیں مثلاً کوئی خون اور مردار چیز کھائے، لوگوں پر جھوٹا الزام (تہمت) لگائے، کسی ایسی جگہ سے چوری کرے جو کہ محفوظ (محرز) نہ ہو، امانت میں خیانت کرے، اپنے معاملہ میں دھوکہ دہی و دغابازی سے کام لے، ناپ تول میں کمی کرے، جھوٹی گواہی دے، رشوت لے، رعیت پر ظلم کرے اور اِسی طرح دوسرے حرام کاموں کا ارتکاب کرے، تو ایسے اشخاص کو بطورِ عبرت اور سدھار جانے کی غرض سے ''تعزیری سزا'' دی جائے گی۔ قاضی وحاکم جرم کی کثرت اور قلت کا لحاظ جس مقدار کو بہتر سمجھے، جرم کثیر پر زیادہ جب کہ جُرمِ قلیل پر کم سزا دے، مجرم کی حالات کے لحاظ سے، عادتی مجرموں کو زیادہ جب کہ غیر عادتی کو کم سزا دے اور بڑے اور چھوٹے جرم کے اعتبار سے[39]۔

حافظ ابن قیمؒ جن گناہوں کے لیے حد مقرر نہ ہو، کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جیسا کہ اس چیز کی چوری جس میں ہاتھ کو نہیں کاٹا جائے، جھوٹی قسم کھانا، کسی اجنبی عورت کو دیکھنا اور اس طرح کے دوسرے حرام افعال میں تعزیری سزا دینا امام شافعیؒ کے نزدیک جائز جب کہ اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے[40]۔

حافظ ابن قیمؒ کے ذکر کردہ گناہ شناعت وقباحت میں دھوکہ دہی سے کہیں زیادہ کم ہیں، جب ان میں اکثر علماء کے نزدیک تعزیری سزا واجب ہے تو دھوکہ دہی میں بطریقہ اولیٰ جائز ہو گی۔

علامہ ابن فرحونؒ[41] کے قول کے مطابق: ''ترکِ واجب یا ارتکابِ فعلِ حرام پر تعزیری سزا دینا جائز ہے[42]''۔ اور دھوکہ دہی و دغابازی کی حُرمت میں کوئی شک نہیں۔

تجزیہ:

''المال'' سے وہ دستاویز مراد ہے، جو ایسی دستاویز سمجھی جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس کے ذریعے سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جائے یا منتقل کیا جائے یا مقید کیا جائے یا زائل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے یا جس کے ذریعہ سے کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ وہ قانوناً ذمہ دار ہے یا فلاں قانونی حق نہیں رکھتا ہے[43]''۔

تجزیہ:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے دفعہ مذکورہ میں ''تلبیسِ شخصی'' کی تعزیری سزا کا ذکر ہے، جو کہ شرعی تشریحات سے موافقت رکھتی ہے۔ ہر چہ سزا میں زیادت کی صورت ہے تو یہ جُرم کی نوعیت کے اعتبار سے ہے کیونکہ مذکورہ صورت میں ایک طرف مُجرم خیانتِ

مجرمانہ کا مرتکب ہوتا ہے، دوسری طرف ادارے کا تقدّس بھی پامال کرتا ہے جس سے لوگوں کا اعتماد متعلقہ اداروں سے اُٹھ جاتا ہے۔ تیسرا یہ کہ شخصِ مذکورہ قانون اور معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جاتا ہے، چوتھا یہ کہ دوسروں کو جُرم میں ملوث کرتا ہے۔ جب کہ کفالت المال کی جو توضیح کی گئی ہے، تو یہ اصل میں کفالت کی ایک خاص صورت کی طرف اشارہ ہے جس میں کفیل پر صرف مال کی ادائیگی یا اِس کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہر چہ دستاویزات وغیرہ کی حفاظت کرنا، تو یہ مطلق کفالت میں داخل ہے۔

418: Cheating with knowledge that wrongful loss may ensue to person whose interest offender is bound to protect:

''Whoever cheats with the knowledge that he is likely thereby to cause wrongful loss to a person whose interest in the transaction to which the cheating relates, he was bound either by law, or by legal contract, to protect shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, or with fine, or with both[44].''

دفعہ:418۔ دھوکہ دہی (دغا) اِس علم سے کہ کسی شخص کو جس کے حق کی حفاظت مجرم پر واجب ہے، ناجائز نقصان پہنچے گا:

''جو کوئی شخص دھوکہ دہی اور دغا بازی کرے اِس علم کے ساتھ کہ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کو نقصان اور زیانِ ناجائز پہنچانے کا احتمال ہے، جس کے مفاد کی حفاظت اِس معاملہ میں جس کی نسبت دغا اور دھوکہ واقع ہو، کسی قانون یا معاہدہ کی رُو سے اِس پر واجب تھی، تو شخص مذکورہ کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، قید کی سزا جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی[45]''۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی (دغا بازی) کی وضاحت اُس شخص کی جانب سے بیان کیا گیا ہے، جس کو کسی چیز یا امر کے متعلق اور اُس کی ذمہ داری اور حفاظت کسی معاہدے اور وثیقے کے تحت سونپی گئی ہو مثلاً کلرک، ملازم، دلال، نیلامی کے ذمہ دار، چوکیدار اور اِس جیسے ذمہ دار لوگ جس کے ذمّے مذکورہ چیز کی حفاظت اور اِس سے نقصان دفع کرنا مطلوب ہو اور مالک کے مفاد کی حفاظت اِس کا فرض ہوتا ہے، اَب وہ معاہد یا مالک کو دھوکہ دہی اور دغا بازی سے اِن چیزوں کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اُن کو مذکورہ سزا دی جائے گی۔ دفعہ درجہ ذیل اجزاء پر مشتمل ہے:

۱۔ ملازم نے کسی شخص سے دھوکہ دہی اور دغا کی ہو۔

۲۔ ملزم کسی قانون یا قانونی معاہدے کے تحت اِس کے مفاد کی حفاظت کا پابند تھا۔

۳۔ معاملہ مذکورہ سے دغا اور دھوکہ دہی کا تعلق ہو۔

۴۔ ملازم کو علم ہو کہ ارتکابِ جُرم سے شخص کو زیان یعنی نقصان بے جا پہنچے گا۔

تجزیہ:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کا دفعہ مذکورہ کسی ملازم یا عہدہ دار کا اپنی ذمہ داری میں دھوکہ دہی سے کام لینے والے کے قانونی سزا کے متعلق ہے۔ اگر مذکورہ صفت کے حامل شخص کسی خاص مالک کی طرف سے کسی ادارے میں مذکورہ کام پر مامور ہو یا کسی مالک کی جانب سے اُمورِ خانگی کے سرانجام دینے پر مامور ہو اور مالک کی طرف سے کچھ قانونی احکام یا مالک کی جانب سے دیئے گئے شروط کی خلاف ورزی کرے جو متعلقہ اُمور کے بارے میں وارد ہو، تو قانونی لحاظ سے دفعہ ھٰذا کا طلاق ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ''اَلْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ[46]''۔ تو مذکورہ صورت میں ایک طرف مُجرم خیانتِ مجرمانہ کا مرتکب ہوتا ہے، دوسری طرف ادارے کا تقدّس بھی پامال کرتا ہے جس سے لوگوں کا اعتماد متعلقہ اداروں سے اُٹھ جاتا ہے۔ تیسرا یہ کہ شخصِ مذکورہ قانون اور معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

419: Punishment for cheating by personation:

‘‘Whoever cheats by personation shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to seven years, or with fine, or with both[47].’’

دفعہ: 419۔ دوسرا شخص بن کر (بہروپیہ) دھوکہ دہی (دغابازی) کی سزا

''جو کوئی شخص بہروپیہ بن کر دھوکہ دہی اور دغابازی کرے اِس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، قید کی سزا جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی[48]''۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی کی خصوصی صورت ''تلبیسِ شخص'' کے ذریعے دغا دینے والے کی قانونی و تعزیری سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تلبیس اِسی صورت میں مستوجبِ سزا ہو گی جب یہ کام کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہو، اگر تلبیس مفادِ عامہ، دُشمن کے کرتوتوں پر نظر رکھنے اور ملک کی حفاظت کے خاطر ہو، تو پھر شرعی اور قانونی طور پر یہ جائز اور صحیح ہے، جس کی موجودہ صورت جاسوسی کی شکل میں پاکستان کے خُفیہ ادارے سرانجام دے رہے ہیں۔

تجزیہ:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے دفعہ مذکورہ میں ''تلبیسِ شخصی'' کی تعزیری سزا کا ذکر ہے، جو کہ شرعی تشریحات سے موافقت رکھتی ہے[49]۔ ہر چہ سزا میں زیادت کی صورت ہے تو یہ جُرم کی نوعیت کے اعتبار سے ہے کیونکہ یہاں قول کے ساتھ عملاً و فعلاً بھی دھوکہ دہی موجود ہے۔

420: Cheating and dishonestly inducing delivery of property:

''Whoever cheats and thereby dishonestly induces the person deceived to deliver any property to any person, or to make, alter or destroy the whole or any part of a valuable security, or anything which is signed or sealed, and which is capable of being converted into a valuable security, shall be punished with imprisonment, of either description for a term which may extend to seven years, and shall also be liable to fin[50].''

دفعہ:420۔دھوکہ دہی(دغابازی)کے ذریعے کسی مال ہتھیا کر لینا یا کسی اور شخص کو حوالہ کرنا

''جو کوئی شخص دھوکہ دہی اور دغابازی کرے اور اِس کے ذریعے سے دھوکہ کھانے والے شخص کو بدنیتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کرے یا کسی کفالۃ المال کے تمام یا جزو کو یا کسی چیز کو جو دستخطی یا مہری ہو اور جو کفالۃ المال بنائے جانے کی حیثیت رکھتی ہو، بنائے یا تبدیل کرے یا تلف کرے تو شخصِ مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، قید کی سزا جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہو گا[51]''۔

توضیح:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مذکورہ بالا دفعہ میں دھوکہ دہی(دغابازی) کی ایک منفرد صورت کی وضاحت کی گئی ہے اور پھر اس کے تحت سزا کی نوعیت بیان کی گئی ہے۔ گزشتہ دفعات میں ایسی صورتوں کا بیان تھا، جہاں دھوکہ دینے والے شخص بذاتِ خود دھوکہ دہی کی انجام دہی کرے اور اپنے ساتھ کسی کو ارتکابِ جُرم میں ملوث نہ کرے۔ جب کہ دفعہ ھٰذا میں مُجرم دوسرے شخص کو ارتکابِ جُرم کے لیے تحریک کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مذکورہ مجرم دونوں قسم کے سزا(قید اور جُرمانے) کا مستوجب ہے۔ دفعہ ھٰذا کے اجراء کے لیے درجہ ذیل دو شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کرے۔

۲۔ کسی کفالۃ المال یا کوئی دستخط شُدہ چیز جو کفالۃ المال کی حیثیت رکھتی ہو، بنائے یا تبدیل کرے یا تلف کرے۔ اگر مذکورہ بالا شروط مفقود ہو تو پھر دفعہ:417 عائد ہو گی۔

کفالۃ المال:

کفالۃ المال کی تعریف و تشریح مجموعہ تعزیرات پاکستان کے دفعہ:30 میں درجہ ذیل الفاظ سے مذکور ہے:

30: Valuable security:

''The words "valuable security denote a document which is, or purports to be a document whereby any legal right is created, extended, transferred restricted, extinguished or released, or whereby, any person acknowledges that he lies under legal liability, or has not certain legal right[52].''

دفعہ:30۔ کفالت المال

''کفالت المال سے وہ دستاویز مراد ہے، جو ایسی دستاویز سمجھی جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس کے ذریعے سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جائے یا منتقل کیا جائے یا مقید کیا جائے یا زائل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے یا جس کے ذریعہ سے کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ وہ قانوناً ذمہ دار ہے یا فلاں قانونی حق نہیں رکھتا ہے[53]''۔

جب کہ شرعی لحاظ سے ''کفالۃ المال'' سے مراد کسی کے مال کی ادائیگی کا ذمہ داری قبول کرنا جس کی ادائیگی مالک پر واجب ہو۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا''أَعَلَيْهِ دَيْنٌ ؟'' تو صحابہؓ نے فرمایا: ہاں دو دینار قرض ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ'' تو ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ[54] فرمانے لگے:'' هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ''راوی فرماتے ہیں:'' فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ[55]''۔

اسی اعتبار سے ''کفالہ'' کی لغوی اور شرعی معنی میں یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔ کفالہ کا لغوی معنی ہے:''کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ضم کرنا، باندھنا[56]۔'' شرعی اعتبار سے ''کسی چیز کے مطالبے میں ایک (مکفول عنہ) کے ذمہ کو دوسرے شخص (کفیل) کے ذمّے کے ساتھ ضم کرنا، کفالت کہلاتا ہے[57]''۔ جب کہ ذمّے سے عہد، امان اور ضمان و تاوان مراد ہے[58]۔ کفیل ضامن کو کہتے ہے جس نے دوسرے کی طرف سے کسی چیز کی ذمہ داری قبول کی ہو۔ اِسی وجہ سے انسان کی پرورش کی ذمہ داری قبول کرنے والے کو **کافل** کہا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے:

''أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا[59]''۔''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ایک ساتھ ہوں گے''۔

تجزیہ:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے دفعہ مذکورہ میں ''تلبیسِ شخصی'' کی تعزیری سزا کا ذکر ہے، جو کہ شرعی تشریحات سے موافقت رکھتی ہے۔ ہرچہ سزا میں زیادت کی صورت ہے تو یہ جُرم کی نوعیت کے اعتبار سے ہے کیونکہ مذکورہ صورت میں ایک طرف مُجرم خیانتِ مجرمانہ کا مرتکب ہوتا ہے، دوسری طرف ادارے کا تقدّس بھی پامال کرتا ہے جس سے لوگوں کا اعتماد متعلقہ اداروں سے اُٹھ جاتا ہے۔ تیسرا یہ کہ شخصِ مذکورہ قانون اور معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جاتا ہے، چوتھا یہ کہ دوسروں کو جُرم میں ملوث کرتا ہے۔ جب کہ کفالت المال کی جو توضیح کی گئی ہے، تو یہ اصل میں کفالت کی ایک خاص صورت کی طرف اشارہ ہے جس میں کفیل پر صرف مال کی ادائیگی یا اِس کی حفاظت کی ذمہداری عائد ہوتی ہے۔ ہرچہ دستاویزات وغیرہ کی حفاظت کرنا، تو یہ مطلق کفالت میں داخل ہے۔

خلاصہ بحث:

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مال میں دھوکہ دہی(Cheating)کا جرم سے متعلقہ دفعات(از دفعہ 415-420) پر مشتمل ہے۔دفعہ:415۔دھوکہ دہی(دغابازی)کی قانونی تعریف اوراس کے مختلف صورتوں پر مشمل ہے "تغریر" کی لفظی اور شرعی اطلاق جب کہ قرآنی آیات میں اِس کے استعمال بعدازآں مذاہب اربعہ کی رُوسے دھوکہ یاغرر کی وضاحت اور اطلاق پیش کیاگیاہے۔دفعہ:416میں تلبیس شخصی کی وضاحت کی گئی،جوکہ دھوکہ دہی کی ایک خاص صورت ہے۔"تلبیسی شخصی" کی شرعی حیثیت کی وضاحت کی گئی ہےاور واضح کیاگیاکہ کُتُبِ فقہ میں یہی اصطلاح عام دھوکہ ودغابازی کے لیے استعمال ہوتاہے،خواہ شخصیت کے اعتبار سے ہویافعل وقول کے اعتبار سے ہو۔دفعہ:417 دھوکہ دہی(دغابازی)کی قانونی سزا کے بیان جوکہ مالی جُرمانہ اور قیدہے،پر مشتمل ہے۔مذاہب اربعہ کے فقہاء کے اقوال ذکرکرکے واضح کیاگیاہے کہ دھوکہ دہی کی سزاتعزیری سزامیں شامل ہے۔لہٰذا دفعہ ھٰذامیں اِس تعزیری سزاکی تحدید بیان کی گئی ہے۔دفعہ:418دھوکہ دہی(دغا)اِس علم سے کہ کسی شخص کوجس کے حق کی حفاظت مجرم پرواجب ہے،ناجائزنقصان پہنچے گا،کے قانونی سزاپر مشتمل ہے۔جس کے تجزیے میں بتایاگیاہے کہ اگرمذکورہ صفت کے حامل شخص کسی خاص مالک کی طرف سے کسی ادارے میں مذکورہ کام پر مامور ہویاکسی مالک کی جانب سے اُمورِ خانگی کے سرانجام دینے پرمامور ہو،توجُرم کی صورت میں قانونی لحاظ سے دفعہ ھٰذاکااطلاق ممکن ہوسکتاہے۔دفعہ:419 دوسرا شخص بن کر(بہروپیہ)دھوکہ دہی(دغا بازی)کی سزاپر مشتمل ہے جس کی وضاحت میں کہاگیاہے کہ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے دفعہ مذکورہ میں "تلبیسِ شخصی"،کی تعزیری سزاکاذکرہے،جوکہ شرعی تشریحات سے موافقت رکھتی ہے۔ہرچہ سزامیں زیادت کی صورت ہے تویہ جُرم کی نوعیت کے اعتبار سے ہے کیونکہ یہاں قول کے ساتھ عملاًوفعلاً بھی دھوکہ دہی موجودہے۔دفعہ:420دھوکہ دہی (دغابازی)کے ذریعے کسی مال ہتھیاکرلینایاکسی اور شخص کو حوالہ کرناکی وضاحت،اطلاقی صورت اور قانونی سزاپر مشتمل ہے۔ دھوکہ دہی اور دغابازی میں تعزیری سزاعمل پذیرہوگی،جوکہ شریعتِ اسلامی کے اصول وقواعد کے عین مطابق ہے۔البتہ قاضی کی صوابدیدپر سزاکاجوامر چھوڑاگیاہے،تومجموعہ تعزیراتِ پاکستان نےاِن سزاؤوں کی تحدید کرلی ہےاور سزاکی نوعیت بھی بیان کی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 تھامس ببنگٹن میکیولے (Thomas Babington Macaulay) ایک انگریز تھا جو لیسسٹر شائر انگلینڈ میں 1800ء کو پیدا ہوئے اور لارڈ میکالے (Lord Macaulay) کے نام سے مشہور ہوئے۔ لارڈ میکالے 1834ء میں قانونی مشیر کی حیثیت سے ہندوستان آئے اور 1838ء تک اپنے خدمات سرانجام دیے۔ لندن میں 1859ء کو فوت ہوئے۔
[Macaulay, Thomas, Britannica Student Library, Chicago, Encyclopedia Britannica 2012]

2 Irfan Ahmad Saeed, The Pakistan Penal Code(Irfan Law Book House Lahore, 1999)P:1

3 The Pakistan Penal Code, Chapter 1, sec:1,P:1

4 The Pakistan Penal Code, Chapter XVII, P: 138

5 The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 415

6 فیصل حنیف، شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان [اُردو ترجمہ] (ایسٹرن لاء پبلشرز، انارکلی، لاہور، سن ندارد) ص: 452، بذیل ترجمہ دفعہ: 415

7 حدیث مبارک میں "غرر" نقصان کے معنٰی پر مستعمل ہوا ہے: " لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ " نماز میں نہ نقصان و کمی کی جائے گی اور نہ سلام کیا جائے گا۔ [ابوداؤد: سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد (دار الکتاب العربی، بیروت، سن ندارد)، حدیث نمبر: 928]

8 ابن سیدہ: ابوالحسن علی بن إسماعیل، المحکم والمحیط الاعظم (دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء)، ج: 5، ص: 360، راغب اصفہانی: ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل، المفردات فی غریب القرآن (دار العلم، دمشق، بیروت، ۱۴۱۲ھ)، ص: 604

9 علی بن محمد بن علی، استرآباد کے نواحی علاقے "تاکو" میں ۷۴۰ھ بمطابق 1340ء کو پیدا ہوئے۔ شیراز میں علم حاصل کیا۔ 789ھ میں تیمور کا شیراز شہر میں داخلے کی وجہ سے آپ سمرقند چلے گئے اور اس کی وفات تک وہاں ٹھہرے رہیں۔ فلسفی اور لغتِ عربی کے بڑے علماء میں شامل تھے۔ ۸۱۶ھ۔ 1413ء کو وفات پائی۔ [سخاوی: شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن، الضوء اللامع لأہل القرن التاسع (دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، سن ندارد) ج: 5، ص: 382، خیر الدین بن محمود بن محمد زِرِکلی، الاعلام، (دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء) ج: 5، ص: 7]

10 علی بن محمد جرجانی، التعریفات، (دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۵ھ)، ص: 161

11 المفردات فی غریب القرآن، ص: 604

12 سورۃ آل عمران 3 : 185

13 سورۃ آل عمران 3 : 196

14 سورۃ النساء 4 : 120

15 سورۃ الانعام 6 : 122

16 سورۃ لقمان 31 : 33

17 سورۃ فاطر 35 : 40

18 سورۃ الانفطار 82 : 6

19 بابرتی: محمد بن محمد بن محمود، ابوعبداللہ، العنایہ شرح الہدایہ (دار الفکر، بیروت، سن ندارد) ج: 6، ص: 512

20ابن عرفہ: محمد بن محمد الورغمی، مالکی، المختصر الفقہی (مؤسسۃ خلف احمد، 2014ء) ج:3، ص:378

21ابراہیم بن علی، بن یوسف، فیروزآبادی، شیرازی ،المھذب فی فقہ الامام الشافعی (دارالکتاب العلمیہ، سن ندارد)، ج:2، ص: 17

22زرکشی؛ شمس الدین محمد بن عبداللہ، شرح الزرکشی (دارالعبیکان، 1993ء) ج:5، ص:119

23 صحیح المسلم، کتاب البیوع [22] باب بُطْلَانِ بَيْعُ الحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِىْ فِيْه غِرَرْ [2] حدیث نمبر:3881

24نووی: محیی الدین یحییٰ بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم بن الحجاج (داراحیاء التراث، بیروت، ۱۳۹۲ھ) ج:10، ص:156

25The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 416

26 شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:455، بذیل ترجمہ دفعہ:416

27المفردات فی غریب القرآن، ص:753، مادہ: لبس

28سورۃ البقرۃ2 : 42

29سورۃ آل عمران3 : 71

30سورۃ انعام6 : 9

31سورۃ انعام6 : 82

32المفردات فی غریب القرآن، ص:753، مادہ: لبس

33سورۃ البقرۃ2 : 187

34بغوی: حسین بن محمد بن مسعود، ابو محمد، محیی السنۃ، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن (داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ھ) ج:1، ص :228

35التعریفات للجرجانی، ص:66

36حاشیۃ الجمل علی شرح المنہج، ج:2، ص:78

37 The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 417

38شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:456، بذیل ترجمہ دفعہ:417

39ابن تیمیہ: احمد بن عبدالحلیم، السیاسۃ الشرعیۃ، (وزارۃ الشؤون والاوقاف والدعوۃ والارشاد، سعودیہ عربیہ، ۱۴۱۸ھ)، ج:1، ص:103

40ابن القیم: محمد بن ابی بکر، الطرق الحکمیہ فی السیاسۃ الشرعیۃ (مطبعۃ المدنی، قاہرہ، سن ندارد)، ج:1، ص:155۔

41ابراہیم بن علی بن محمد ابن فرحون، برہان الدین یعمری، عالم و باحث تھے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے اور وہیں ۷۹۹ھ بمطابق 1397ء کو وفات پائی۔ فقہاءِ مالکیہ کے شیوخ میں سے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں مشہور یہ ہیں: "الدیباج المذہب اور تبصرۃ الحکام فی اصول الاقضیۃ و مناہج الاحکام۔" عسقلانی: ابن حجر، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ (دارالکتب العلمیہ، بیروت)، ج:2، ص:207، الاعلام، ج:1، ص:52۔

42ابن فرحون: ابراہیم بن علی، تبصرۃ الحکام فی اصول الاقضیۃ و مناہج الاحکام (مکتبۃ الکلیات الازہریہ، مصر، 1986ء) ج:5، ص:267

43شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:69، بذیل ترجمہ دفعہ:30

44. The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 418

45شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:457، بذیل ترجمہ دفعہ:418

46 سنن ابی داؤد، کتاب الاَقْضِيَةِ[25] باب الصُّلْحِ[12] حدیث نمبر:3596

47. The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 419

48 شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:457، بذیل ترجمہ دفعہ:419

49 حوّیٰ سعید بن محمد دیب بن محمود، التّعیمی، الاَساس فی السنۃ و فقھھا (دار السلام، بیروت، 1994ء) ج:3، ص:1158

50. The Pakistan Penal Code, Chapter: XVII , Sec: 420

51 شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:458، بذیل ترجمہ دفعہ:420

52. The Pakistan Penal Code, Chapter: II, General Explanation , Sec: 30

53 شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:69، بذیل ترجمہ دفعہ:30

54 ابو قتادہؓ اصل نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ اصل نام حارث یا نعمان یا عمرو بن ربعی انصاری، خزرجی، سلمی تھا۔ ۱۸ق۔ھ بمطابق 614ء کو پیدا ہوئے۔ آپؓ کو "فارس رسول اللہ ﷺ" کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سی غزوات میں شریک رہے۔ سیدنا علیؓ کے دورِ خلافت میں آپؓ مکہ مکرّمہ کے والی رہے۔ جنگ صفین میں آپؓ سیدنا علیؓ کے ساتھ تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۴ھ بمطابق 674ء کو وفات پائی۔ [الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج:4، ص:158، الاعلام، ج:2، ص:154]

55 سنن ابی داؤد، کتاب البیوع[23] باب فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ [9] حدیث نمبر:3345

56 ابن فارس: احمد بن فارس بن زکریا، قزوینی، رازی، مقاییس اللغۃ (دار الفکر، بیروت، 1997ء)، ج:5، ص:187

57 البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج:6، ص:221، الذخیرۃ للقرافی، ج:9، ص:190، الحاوی الکبیر، ج:6، ص:436، المغنی، ج:4، ص:399

58 البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج:6، ص:221

59 صحیح البخاری، کتاب الطلاق[72] باب اللعان[24] حدیث نمبر:5304